گاؤں پنچایت

کسی زمانے میں ہمارے ملک میں گاؤں کا انتظام گاؤں والوں کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔گاؤں کی حفاظت، صفائی، کھیتی، تعلیم کا بندوبست گاؤں والے خود کرلیا کرتے تھے۔ جب انگریزوں کی حکومت آئی تو گاؤں کا انتظام سرکار نے اپنے ذمّے لے لیا۔

مہاتما گاندھی چاہتے تھے کہ گاؤں کے انتظام میں گاؤں والوں کا پورا ہاتھ ہو۔ اس لیے آزادی کے بعد ہماری سرکار نے گاؤں کی طرف دھیان دیا۔ ہماری ریاستوں میں پنچایت راج قانون بنایا گیا،جس سے گاؤں والوں کو یہ اختیار مل گیا کہ وہ اپنے گاؤں کا انتظام خود کریں۔

اس قانون کے مطابق ہر اس گاؤں میں گاؤں سبھا بنائی جاتی ہے جس کی آبادی ڈھائی سو یا اس سے زیادہ ہو۔گاؤں سبھا کی ہر سال دو بیٹھکیں ہوتی ہیں۔ ایک خریف میں اور ایک ربیع میں۔خریف میں گاؤں سبھا آئندہ سال کا بجٹ منظور کرتی ہے اور ربیع کی بیٹھک میں پچھلے سال کے حساب کی جانچ کرتی ہے۔

گاؤں سبھا اپنے ممبروں میں سے پردھان اور گرام پنچایت کا چناؤ کرتی ہے۔ اس انتظامیہ کمیٹی کا نام ''گاؤں پنچایت'' ہے۔ اس میں پندرہ سے تیس ممبر تک ہوتے ہیں۔ ان ممبروں کا چناؤ پانچ سال کے لیے ہوتا ہے۔ گاؤں پنچایت کے ممبر ہر سال اپنا ایک ''اُپ پردھان'' چُنتے ہیں۔ اگر گاؤں سبھا کسی وقت یہ دیکھے کہ پردھان اور اُپ پردھان اس کی ہدایتوں کے مطابق کام نہیں کررہے ہیں تو اسے یہ اختیار بھی رہتا ہے کہ اُنھیں ان کے عہدوں سے ہٹا دے۔

گاؤں سبھا کا پردھان ہی گاؤں پنچایت کی بیٹھکوں کی صدارت کرتا ہے۔ پردھان اور اُپ پردھان کے علاوہ گاؤں پنچایت کا ایک سکریٹری بھی ہوتا ہے جسے سرکار مقرر کرتی ہے۔ یہی گاؤں پنچایت، گاؤں سبھا کی نگرانی میں گاؤں کا انتظام کرتی ہے۔ گاؤں میں اسکول، ریڈنگ روم اور کتب خانے کھولنا، علاج اور صفائی کا انتظام کرنا، کھیتی اور دست کاری کو ترقّی دینا، سڑکیں اور چھوٹے چھوٹے پُل بنانا، میلے اور بازار لگوانا، مویشیوں کی دیکھ بھال اور علاج کا انتظام کرنا، درخت لگوانا اور گاؤں کی حفاظت کے لیے رضا کار بنانا گاؤں پنچایت کے خاص کام ہیں۔ گاؤں پنچایت کو ان کاموں کے لیے کچھ روپے سرکار سے ملتے ہیں اور کچھ رقم ٹیکس وغیرہ کے ذریعے پنچایت خود حاصل کرتی ہے۔

گاؤں کے جھگڑے طے کرنے کے لیے ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے جسے ''پنچایتی عدالت'' کہتے ہیں۔ اس کا چناؤ ہر پانچویں سال ہوتا ہے۔ اس کے صدر کو سرپنچ اور نائب صدر کو نائب سرپنچ کہتے ہیں۔ پنچایتی عدالت میں پانچ پنچوں کی چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں ہوتی ہیں جو پنچ منڈل کہلاتی ہیں۔ یہ پنچ منڈل سال بھر کام کرتے ہیں اور پھر ان کے ممبروں کو تبدیل کردیا جاتا ہے۔ جب کوئی مقدمہ پنچایتی عدالت کے سامنے آتا ہے تو سرپنچ اس کو ایک پنچ منڈل کے سپرد کردیتا ہے۔ اس طرح اب گاؤں کے لوگوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں کے لیے تھانے اور کچہری نہیں دوڑنا پڑتا۔ سنچائی، مینڈ، لین دین اور مار پیٹ کے جھگڑے گاؤں ہی میں طے ہوجاتے ہیں۔ گاؤں کے اس انتظام کے دو فائدے ہیں۔ ایک تو اس میں کسی طرف سے وکیل کی ضرورت نہیں ہوتی اور دوسرے پنچ گاؤں ہی کے ہوتے ہیں اس لیے وہ معاملے کو اچھّی طرح سمجھ سکتے ہیں اور انصاف کرسکتے ہیں۔

پنچایتی راج قائم کرنے سے ہمارے گاؤں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ لیکن اس نظام سے جہاں ہمارے گاؤں والوں کو بڑے بڑے اختیار ملے ہیں وہاں ان کی ذمّے داریاں بھی بڑھ گئی ہیں۔

گاؤں پنچایت کے ممبران کا یہ فرض ہے کہ وہ مل کر گاؤں کی ترقّی کے لیے کوشش کریں۔ وہ دن دور نہیں کہ گاؤں کی زندگی ویسی ہی بن جائے گی جیسی گاندھی جی چاہتے تھے۔

مشق

• معنی یاد کیجیے:

قلّت	:	کمی
وسائل	:	وسیلہ کی جمع، ذریعہ
خریف	:	جوار، مکئی کی پیداوار
ربیع	:	گیہوں اور تلہن کی پیداوار
رضا کار	:	اپنی خوشی سے سماجی خدمت کرنے والے
نگرانی	:	دیکھ بھال
دست کاری	:	ہاتھ کا کام

• غور کیجیے:

☆ پنچایت راج گاندھی جی کے خیالات کا حصّہ ہے۔ اس کے ذریعے گاؤں والوں کو بہت سے فائدے حاصل ہو رہے ہیں۔

• سوچیے اور بتائیے:

1۔ انگریزی حکومت سے پہلے ہمارے گاؤں کا انتظام کیسے ہوتا تھا؟

2۔ آزادی کے بعد ہمارے گاؤں کے انتظام میں کیا تبدیلی آئی؟

3۔ پنچایت راج قانون کے مطابق گاؤں کا انتظام کس طرح کیا جاتا ہے؟

4۔ گاؤں پنچایت کے کیا کیا کام ہیں؟

5۔ گاؤں پنچایت سے کیا فائدے ہیں؟

6۔ گاؤں پنچایت سے گاندھی جی کا خواب کس طرح پورا ہو رہا ہے؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

گاؤں پنچایت دست کاری مویشی چناؤ انصاف اسکول

نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے خالی جگہوں کو بھریے:

گاندھی جی سکریٹری پنچایتی راج جھگڑے فائدہ

1۔ ہماری ریاستوں میں ....قانون بنایا گیا۔
2۔ گاؤں پنچایت کا ایک ....بھی ہوتا ہے۔
3۔ گاؤں کے .... طے کرنے کے لیے ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے۔
4۔ پنچایتی راج قائم ہونے سے ہمارے گاؤں کو بہت ....ہوا ہے۔
5۔ گاؤں کی زندگی ویسی ہی بن جائے گی جیسی .... چاہتے تھے۔

عملی کام:

☆ گاؤں پنچایت پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔